❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7منٹ

مکرمہ صاحبزادی امۃ الحئی درثمین صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلۡمُحۡسِنٰتِ مِنۡکُنَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا (الاحزاب:30)

یقیناً اللہ نے تم میں سے حُسنِ عمل کرنے والیوں کے لئے بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے سیرت ”مکرمہ صاحبزادی امۃ الحئی درثمین صاحبہ بنت ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب“

محترمہ امۃ الحئی درثمین صاحبہ 17 اکتوبر1947ء کو لاہور میں پیدا ہوئیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی، حضرت مصلح موعودؓ کی پوتی، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ و حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی نواسی، مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور محترمہ سیّدہ محمودہ بیگم صاحبہ کی بیٹی تھیں۔ محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب مرحوم فضل عمر ہسپتال ربوہ کی چھوٹی بہن تھیں۔ آپ نے جامعہ نصرت ربوہ سے بی اے کا امتحان پاس کیا۔
آپ کی شادی 6/ اکتوبر1972ء کو ہوئی۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے محترم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب ابن محترم عبد السلام صاحب آف پشاور کے ساتھ مسجد اقصیٰ ربوہ میں پندرہ ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ
”اس وقت مَیں اپنی نہایت ہی پیاری بچی یعنی جو میرے لیے اپنی بچیوں کی طرح پیاری ہے اور میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صاحبزادی ہے جس کا نام امۃ الحئی ہے اس کے نکاح کا اعلان کروں گا۔ بڑی دعاؤں کے بعد اس نکاح کا اعلان ہو رہا ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرد ہونے کی حیثیت میں آپ کے خاندان کے کسی فرد کی جماعت کے دوسرے افراد کے مقابلہ میں زیادہ عزت نہیں ہے اور یہ بات بھی اپنی جگہ درست ہے کہ ہر ایک نے اپنا بوجھ خود اٹھانا ہے لیکن جو بوجھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے تعلق رکھنے والے بچوں اور بچیوں، بڑوں اور چھوٹوں اور مردوں اور عورتوں کے کندھوں پر رکھا گیا ہے وہ ایک عام احمدی مسلمان سے زیادہ ہے۔“

(خطبات ناصر جلد دہم صفحہ 511-512)

آپ کی شادی میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے دوسرے بزرگوں نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقع پر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے آپ کو مخاطب کرکے منظوم کلام میں نصائح فرمائیں۔ اس منظوم کلام سے دو اشعار حاضر ہیں۔

حافظ خدا تمہارا ہمیشہ رہے ثمین
تم کو خدا نے رتبہ فضلوں سے جو دیا
خدمت تم اپنی دین کی کرتی رہی ہو ہمیش
جس جا بھی تم رہو ہاں ہمیشہ خوش رہو

اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیٹوں اور دو بیٹیوں سے نوازا جن میں محترم ڈاکٹر قمر احمد حماد خان صاحب لندن، محترم داؤد احمد خان صاحب لندن، محترمہ امۃ الولی نور العین صاحبہ اہلیہ محترم مرزا ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یوکے) اور محترمہ عطیۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ محترم مرزا عدیل احمد صاحب (نائب مشیر قانونی) شامل ہیں۔ آپ ایک مثالی بیوی اور مثالی ماں تھیں۔ آپ نے اپنی اولاد میں نیک تربیت کے ہر پہلو کا خیال رکھا اور دعاؤں کے ساتھ اُن کی تربیت کی۔

سامعین! آپ خواتین مبارکہ کی نسل ہونے کی وجہ سے تقویٰ میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔ بہت دعا گو، نیک، مہمان نواز، غریبوں کا خیال رکھنے والی اور محنتی خاتون تھیں۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ کے تحت شروع سے ہی خدمتِ دین کا بہت شوق تھا۔ حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ساتھ آپ نے لجنہ اماء اللہ ربوہ کے لیے بہت خدمات انجام دیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی حامل تھیں۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کا ہی بہت خیال رکھتی تھیں۔ آپ نے کئی غرباء کے وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ ہمیشہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ کئی بار اپنا زیور مختلف تحریکات میں پیش کیا۔ ہیومینٹی فرسٹ کے تحت سندھ میں کنواں بھی لگوایا۔

سامعین! آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلافت سے بہت عقیدت اور محبت تھی۔ آپ ہمیشہ اپنے بچوں کو احساس دلاتی رہتی تھیں کہ ان کا تعلق ایسے خاندان سے ہے جس کی وجہ سے اُن پر بہت بھاری ذمہ داری ہے۔ ایک مرتبہ آپ کے کسی بچے نے آپ سے تبرکات کا ذکر کیا تو آپ نے جواباً کہا کہ بیٹا! مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متبرک خون بطور تبرک تمہارے اندر منتقل کیا ہے۔ اس کی احسن رنگ میں حفاظت اور قدر کرنا۔ شادی سے پہلے آپ کو اپنی نانی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی خدمت کا بھی کافی موقع ملا۔ آپ اکثر اُن کے پاس رہتی تھیں اُن کی دعاؤں کا آپ نے وافر حصہ پایا اور آپ اُن کی بہت لاڈلی تھیں۔

آپ کو لجنہ اماء اللہ کے تحت لمبا عرصہ جماعت کی خدمت کا موقع ملا۔ آپ شادی کے بعد برطانیہ چلی گئیں تھیں اور آپ کی ازدواجی زندگی کا آغاز یارک شائر میں ہوا۔ جب آپ کا قیام یارک شائر میں تھا تو آپ کے گھر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کئی مرتبہ تشریف لائے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی کا بھی شرف حاصل ہوا۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے افراد کی دعوت کا انتظام کرتیں اور اگلے دن اپنے سسرال والوں کی دعوت بھی کرتیں۔ ایک مرتبہ یارکشائر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ آپ کے گھر تشریف لائے۔ آپؒ کے ساتھ قافلہ کے تقریباً پندرہ افراد بھی تھے۔ آپ نے سارے قافلہ کی خدمت کو سعادت سمجھ کر مہمان نوازی کی۔ ان کے لیے خود کھانا بناتیں اور ہر طرح سے اُن کے آرام کا خیال رکھا۔

آپ 30 سال تک برطانیہ میں بطور ریجنل صدر خدمات انجام دیتی رہیں۔ آپ ایک بہت اچھی منتظمہ اور محنتی، ہر دلعزیز کارکن تھیں۔ آپ کو 10 سال سے زائد عرصہ تک جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمان نوازی کی ڈیوٹی دینے کی سعادت ملتی رہی۔ جلسہ سالانہ میں نظم وضبط کی نگران بھی رہیں۔ جماعت کا کوئی بھی کام ہو تا بڑی خوشی انجام دیتیں اور کہتی تھیں کہ یہ خدمت کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے مکمل کرنا ہمارا فرض ہے۔ جب بوسنین مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا ہو رہی تھی اور یہ لوگ کسمپرسی کی حالت میں انگلینڈ آتے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت کو ہدایت فرمائی تھی کہ مہاجرین کی جہاں تک ہو سکے مدد کریں اُس وقت بھی آپ کو بوسنین مہاجرین کی مدد کرنے کی توفیق ملی۔

سامعین! آپ ایک نڈر خاتون تھیں اور تبلیغ کرنے سے کبھی نہیں گھبراتی تھیں۔ 1983-1984ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جلسہ سالانہ کے ایک خطاب میں سپین میں تبلیغ کرنے کی تحریک فرمائی تو آپ بھی سپین گئیں۔ اس کے لیے آپ نے اسپینش زبان کی کلاسز بھی لیں اور زبان سیکھی۔ اپنی فیملی کے ساتھ صبح اور پھر شام کے وقت تبلیغ کے لیے مختلف گاؤں میں نکل جاتیں۔ آپ کے پاس ایک ٹیپ ریکارڈر تھا جس میں آپ لوگوں کو سپینش زبان میں تبلیغی ٹیپ سناتی تھی۔ آپ برقع میں ملبوس پُرانی مسجد قرطبہ کے سامنے ٹیپ لے کر کھڑی ہو جاتیں اور اردگرد سپینش لوگوں کا مجمع اکٹھا ہو جاتا اور لوگ بڑی دلچسپی سے سنتے۔

سامعین! آپ باقاعدگی سے روزے رکھتی تھیں۔ رمضان کی آمد سے پہلے ہی تیاری شروع کر لیتیں اور دعا کرتیں کہ اے میرے اللہ! رمضان کا مہینہ آرہا ہے تُو مجھے صحت اور طاقت دے تاکہ اس میں اے خدا! تیرا صحیح رنگ میں حق ادا کر سکوں۔ رمضان میں آپ کی خوراک بہت کم ہوتی تھی کہتی تھیں کہ زیادہ کھانے سے اچھی طرح عبادت نہیں ہوتی۔ رمضان میں صدقات کو بھی بڑھا دیتی تھیں۔ تہجد، اشراق اور چاشت کے نوافل میں گھنٹوں دُعائیں کرتیں اور ایسی رقت بھری عبادت ہوتی کہ جس سے چہرہ اور آنکھیں سوج جاتیں۔ آپ کی صاحبزادی عطیۃ اللطیف صاحبہ بیان کرتی ہیں:

"اگر کوئی مجھ سے پوچھے کہ مجھے امی کی کون سی ادا سب سے زیادہ یاد آتی ہے؟ تو مَیں کہوں گی کہ ان کی دُعائیں۔ مَیں چھوٹی سی تھی جب مَیں نے رات کو انہیں تہجد ادا کرتے دیکھا۔ پھر دن کے وقت گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر تقریباً گیارہ بجے صبح بھی وہ باقاعدگی سے نوافل ادا کرتی تھیں۔ مَیں جب بھی ان کے کمرے کے پاس سے گزرتی تو انہیں دوپٹے سے آنسو صاف کرتے دیکھتی۔ ایک چھوٹا بچہ دعا کی طاقت کا اندازہ نہیں لگا سکتا مجھے معلوم نہ تھا کہ اس درد اور رقت کے ساتھ وہ کیوں اور کس چیز کے لیے دُعا کر رہی ہیں۔ بڑا ہونے پر پتہ چلا کہ ہمیں لاتعداد ضروریات کے لیے دُعا کرنی پڑتی ہے۔ سوامی نے جو سب سے اہم بات مجھے سمجھائی وہ دُعا کی طاقت ہے۔"

آپ کو کئی بار اعتکاف بیٹھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اعتکاف سے واپس آکر گھر میں خوشی خوشی بتاتیں کہ کئی نوجوان بچیاں بھی اعتکاف بیٹھی تھیں مَیں نے انہیں دعا کی طاقت کے بارہ میں بتایا ہے۔ پھر اُن کی قبولیت دُعا کے بارہ میں نہ صرف متفکر رہتیں بلکہ ان کے ساتھ رابطہ بھی رکھتیں اور جب اُن کی طرف سے کوئی اچھی خبر ملتی تو بہت خوش ہوتیں۔

آپ گھر کی تزئین و آرائش، صفائی ستھرائی اور کھانا پکانے میں بھی ماہر تھیں۔ اپنا بھی بہت خیال رکھتی تھیں۔ بیماری کی حالت میں بھی اپنی بیٹی سے کہا کرتی تھیں کہ مجھے تیار کر دو۔ آپ اپنی گھریلو ضروریات اور آمد و خرچ کا بہت باریک بینی سے حساب رکھتی تھیں اور اپنے بجٹ کو ایسے تیار کرتیں کہ لازمی چندہ جات دیگر جماعتی چندہ جات اور صدقات وغیرہ بغیر کسی مشکل کے ادا کر سکیں۔ صاحب حیثیت بھی تھیں اور فراخ دل بھی۔ گھر میں کام کرنے والے ملازمین، ان کے رشتہ داروں اور کئی دوسری خواتین کی مالی امداد کرتی رہتی تھیں۔ صاف گو اور سچ بولنے والی خاتون تھیں۔ جھوٹ سے سخت نفرت تھی اور کسی کی لگائی بجھائی میں کبھی نہ آتیں۔ کبھی کسی بات پر خوش ہوتیں تو بغیر کسی تصنّع کے تعریف کرتیں اور کوئی بات غلط لگتی تو سمجھا دیتیں۔

آپ کا جماعت اور خلافتِ احمدیہ سے بہت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی لندن ہجرت کے وقت یو کے میں خاندان حضرت مسیح موعودؑ میں سے صرف ایک آپ کا گھر تھا اور آپ حضورؒ کی بھتیجی بھی تھیں۔ باوجود اس کے اُس وقت آپ یارک شائر میں رہتی تھیں جو کہ لندن سے دو سو میل دور تھا اور آپ کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے آپ کوئی نہ کوئی ایسا پروگرام ترتیب دے لیتیں کہ حضورؒ سے ملنے لندن پہنچ جائیں۔ حضورؒ بھی آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور آپ کو اپنی پانچویں بیٹی کہا کرتے تھے۔ خلافت خامسہ کے دور میں بھی آپ کی خلافت سے محبت اسی طرح قائم رہی اور خلیفۃ المسیح سے ملنے کا کوئی بھی موقع ملتا تو اس سے فائدہ اٹھاتی تھیں۔

سامعین! خاکسار کو ربوہ قیام کے دوران بحیثیت ایڈیٹر روزنامہ گلدستہ علم و ادب لندن کے آپ کی سیرت و سوانح پر ضخیم کتاب مرتب کرنے کی توفیق ملی۔ اُس وقت آپ کے جوہر نمایاں ہوئے اور آپ مرحومہ کے لئے دعائیں کرنے کا موقع ملا۔ اللہ آپ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آمین

سامعین! محترمہ امۃ الحئی درثمین صاحبہ مورخہ 6 مئی 2018ء کو برطانیہ کے وقت کے مطابق رات ساڑھے دس بجے وفات پا گئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 70 برس تھی۔ آپ ڈیڑھ دو سال سے کینسر کے عارضہ کی وجہ سے بیمار تھیں۔ وفات سے دو ماہ پہلے بیماری شدت اختیار کر گئی تھی۔ شدید تکلیف اور بیماری کے باوجود آپ نے بہت صبر کا مظاہرہ کیا۔ دعاؤں اور صدقات پر ہمیشہ کی طرح زور رہا۔ آخری ایام میں بھی نماز کا وقت بار بار پوچھتی تھیں۔ مورخہ 10 مئی کو صبح دس بجے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ چونکہ آپ موصیہ تھیں اور اوائل عمر میں ہی آپ نے 1/9 کی شرح سے وصیت کرنے کی سعادت حاصل کی تھی اس لیے آپ کی میت کو یو کے سے ربوہ لے جایا گیا جہاں مورخہ 11 مئی 2018ء بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں حضور انور کے ارشاد پر محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب انچارج ریسرچ سیل (سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) نے پڑھائی۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ دار الفضل کے قطعہ نمبر 12 میں ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ آپ کی بیماری کے دوران اور وفات پر بھی آپ کے گھر تعزیت کے لیے تشریف لے گئے اور گھر والوں کو دعاؤں سے نوازا۔

پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات پر آپ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے فرمایا:

”خلافت سے گہرا عشق اور اس کا بے حد احترام تھا۔ بیماری کے آخری دنوں میں بھی بڑی ہمت کر کے مجھ سے ملنے آتی رہیں۔ آخری مرتبہ وفات سے چند ہفتے قبل آئیں تو چلا بھی مشکل سے جا رہا تھا۔ میرے پوچھنے پر کہ اتنی تکلیف کر کے آئی ہیں، مسکراتے ہوئے کہا کہ نہیں الحمد للہ ٹھیک ہوں بلکہ بیماری کے آخری دنوں میں ان کی بیٹی مجھے ملنے آ رہی تھیں تو اُسے کہنے لگیں میں نے بھی جانا ہے مجھے بھی ملاقات کے لیے لے کر جاؤ لیکن اُس وقت ایسی حالت نہیں تھی لیکن ملاقات کی شدید خواہش تھی۔ ہر حال میں خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہنے والی تھیں۔“

اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے اور آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

قربِ رحمت مآب حاصل ہو
وصلِ عالی جناب ہو جائے

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡